

آسان عروض اور شاعری کی بنیادی باتیں

قسط - ۱۴

سرور عالم راز سرور

تمہید: مضامین کے سلسلے: آسان عروض اور شاعری کی بنیادی باتیں: کی قسط - ۱۴ پیش خدمت ہے۔ اس قسط میں بھی اردو میں مستعمل ایسی بحر و بحر پر گفتگو جاری رکھی جائے گی جو اپنی سالم اور مزاحف دونوں شکلوں میں مستعمل ہیں۔ بحر متقارب [سبق - ۱۰]، بحر متدارک [سبق - ۱۱]، بحر زمل [سبق - ۱۲] اور بحر ہزج [سبق - ۱۳] اس سے قبل پیش کی جا چکی ہیں۔ زیر نظر قسط بحر کامل سے متعلق ہے۔ بحر کامل اردو میں نہ صرف اپنی سالم اور مزاحف صورتوں میں ہی مستعمل ہے بلکہ اس کی مشمن اور مسدس دونوں شکلیں ہمارے یہاں رائج ہیں۔ ویسے یہ بحر اپنے وقوع میں قلیل الاستعمال ہے۔ ڈاکٹر جمال الدین جمال نے اپنی کتاب: تفہیم العروض: میں اردو غزلیہ شاعری میں اس کا وقوع تخمیناً صرف نصف فی صد بتایا ہے، گویا اردو میں کہی گئی ہر دو سو [۲۰۰] غزلوں میں سے صرف ایک غزل بحر کامل میں ملے گی۔ غزلیہ شاعری پر ایک سرسری نگاہ بھی یہ حقیقت واضح کرنے کے لئے کافی ہے کہ بحر کامل میں جو غزلیں کہی گئی ہیں ان میں سے بیشتر کامل مشمن سالم میں ہیں۔ دوسری سالم اور مزاحف صورتیں مل تو جاتی ہیں لیکن ان کی تعداد بہت کم ہے اور کچھ مزاحف صورتیں تو مفقود ہی ہیں۔ اس صورت حال کی وجہ معلوم نہ ہو سکی اور شاید اس کو معلوم کرنے کی کوئی ضرورت بھی نہیں ہے۔ ہمارے مقاصد کے لئے یہ تلاش تحصیل لا حاصل کے مترادف ہو گی۔

ماقصہ سکندر و دارآنہ خواندہ ایم (حافظ شیرازی) از ماجز حکایت مہر و وفا پیرس

※※※※※

بحر کامل

کامل۔ ۱: تفعیل

بحر کامل مثنیٰ سالم کی تفعیل درج ذیل ہے:

متفا عَلْن؛ متفا عَلْن؛ متفا عَلْن

اسی طرح بحر کامل مسدس سالم اور بحر کامل مربع سالم کی تفاعیل بالترتیب حسب ذیل ہیں:

بحر کامل مسدس سالم: متفا عَلْن؛ متفا عَلْن؛ متفا عَلْن

بحر کامل مربع سالم: متفا عَلْن؛ متفا عَلْن

انھیں پر دوسری سالم شکلوں کو قیاس کیا جاسکتا ہے۔

کامل۔ ۲: زحافات

بحر کامل کا بنیادی رکن یا افعال متفا عَلْن ہے۔ اس کے زحافات کی تعداد میں علمائے

عروض کے درمیان زیادہ اختلاف نہیں ہے۔ ڈاکٹر جمال الدین جمال کی کتاب: تفہیم العروض: میں

متفا عَلْن کے زحافات کی تعداد پندرہ (۱۵) لکھی ہوئی ہے۔ یہی تعداد مرزا یاس عظیم آبادی کی

کتاب: چراغ سخن: میں بھی درج ہے۔ یہ زحافات نیچے لکھے جا رہے ہیں۔

[۱] مستفَعَلْن [۲] فَعِلَاتُنْ بہ کسرہ عین [۳] فَعِلْنْ بہ کسرہ عین [۴] متفاعلان

[۵] متفاعلاتن [۶] مفا عَلْن [۷] مُفَعَلْنْ بہ کسرہ عین [۸] مفعولن

[۹] فَعِلْنْ بہ سکون عین [۱۰] مستفَعِلَان [۱۱] مستفَعِلَاتُنْ [۱۲] مفاعلان

[۱۳] مفاعلاتن [۱۴] مُفَعِلَان [۱۵] مُفَعِلَاتُنْ

مولوی نجم الغنی مجھی اپنی کتاب: بحر الفصاحت: میں اس فہرست میں ایک زحاف کا اضافہ کرتے ہیں: **فُعِلَان**: بہ کسرہ ء عین۔ اس طرح متفاعلین کے زحافات کی تعداد سولہ ہو جاتی ہے اور یہی تعداد زیر نظر مضامین میں معتبر اور مستند مانی جائے گی۔ ان زحافات پر ایک غائر نظر ڈالنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اردو شاعری میں ان میں سے بہت سے زحافات مستعمل نہیں ہیں۔ مثال کے طور پر ہمارے یہاں ایسے الفاظ اور فقرے شاذ و نادر ہی نظر آتے ہیں جو مستفعلاتن، متفاعلاتن، مفزعلاتن وغیرہ پر منطبق ہو سکیں۔ اردو شاعری میں بحر کامل کے محدود استعمال کی ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے۔ اسی مضمون میں آگے آنے والی بحر کامل کی تفاعیل سے بھی اس امر کی تصدیق ہو جائے گی کہ یہ زحافات ہمارے یہاں استعمال نہیں ہوئے ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اگر کوئی شاعر ان کو باندھنا چاہے تو وہ ایسا نہیں کر سکتا ہے۔ ان زحافات کے استعمال کی شعرا کو مکمل آزادی ہے البتہ یہ حقیقت ملحوظ خاطر رکھنے کی ضرورت ہے کہ اردو زبان و بیان سے یہ زحافات خاطر خواہ میل نہیں رکھتے ہیں۔

کامل۔ ۳: بحر کامل کی تفاعیل

نیچے بحر کامل کی وہ تفاعیل دی جا رہی ہیں جو اردو شاعری میں مستعمل ہیں۔ ان میں سے کچھ تفاعیل کی مثالیں آسانی سے مل جاتی ہیں، کچھ کے لئے کافی محنت اور دردسری کرنی ہوتی ہے اور کچھ ایسی بھی ہیں کہ تلاش بسیار کے بعد بھی ان کی مثالیں دستیاب نہیں ہیں۔ ہر تفعیل کا نام دینے کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی کیونکہ نام یاد رکھنے کی کوئی اہمیت یا ضرورت نہیں ہے۔ شائقین اگر چاہیں تو عروض کی مختلف مستند کتابوں میں یہ نام مل جائیں گے۔

[۱] مُتَفَاعِلُنْ ؛ مُتَفَاعِلُنْ ؛ مُتَفَاعِلُنْ ؛ مُتَفَاعِلُنْ ؛ بحر کامل مشمن سالم

[۲] مُتَفَاعِلُنْ ؛ مُتَفَاعِلُنْ ؛ مُتَفَاعِلُنْ ؛ بحر کامل مسدس سالم

[٣] متفا عُلُن ؛ متفا عُلُن : بحر كامل مربع سالم

[٤] متفا عُلُن ؛ متفا عُلُن ؛ متفا عُلُن ؛ متفاعلان

[٥] متفا عُلُن ؛ متفا عُلُن ؛ متفاعلان

[٦] متفا عُلُن ؛ متفاعلان

[٧] متفا عُلُن ؛ مستف عُلُن ؛ متفا عُلُن ؛ مستف عُلُن

[٨] مستف عُلُن ؛ متفا عُلُن ؛ مستف عُلُن ؛ متفا عُلُن

[٩] متفا عُلُن ؛ مستف عُلُن ؛ مستف عُلُن

[١٠] مُتفا عُلُن ؛ مُتفا عُلُن ؛ مُتفا عُلُن ؛ متفا عُلُن

[١١] مُتفا عُلُن ؛ مُتفا عُلُن ؛ مُتفا عُلُن ؛ مُتفا عُلُن ؛ متفاعلان

[١٢] مُتفا عُلُن ؛ مُتفا عُلُن ؛ مُتفا عُلُن ؛ مُتفا عُلُن ؛ متفا عُلُن ؛ متفا عُلُن

[١٣] مُتفا عُلُن ؛ مُتفا عُلُن ؛ مُتفا عُلُن ؛ مُتفا عُلُن ؛ متفا عُلُن

[١٤] مُتفا عُلُن ؛ مُتفا عُلُن ؛ مُتفا عُلُن ؛ مُتفا عُلُن ؛ متفا عُلُن ؛ متفا عُلُن

[١٥] مُتفا عُلُن ؛ مُتفا عُلُن ؛ مُتفا عُلُن ؛ مُتفا عُلُن ؛ متفا عُلُن ؛ متفاعلان

[١٦] متفا عُلُن ؛ مستف عُلُن ؛ متفا عُلُن

[١٧] مستف عُلُن ؛ متفا عُلُن ؛ مستف عُلُن

[١٨] مستف عُلُن ؛ متفا عُلُن ؛ متفا عُلُن

[۱۹] مستفعلن؛ متفعلن؛ متفاعلان

[۲۰] مفاعلاتن؛ مفاعلاتن؛ مفاعلاتن

[۲۱] مفاعلاتن؛ مفاعلاتن؛ مفاعلاتن

کامل۔ ۴: بحر کامل کے اشعار کی تقطیع

اب بحر کامل کے چند اشعار کی تقطیع کی جا رہی ہے۔ تقطیع کے طریق کار کو سمجھنے کے لئے قارئین کو پچھلے سبق دیکھ لینا چاہئیں تاکہ ساری باتیں واضح ہو جائیں۔ ان اشعار کی ترتیب میں کوئی تکلف ملحوظ نہیں رکھا گیا ہے۔ کچھ اشعار کی تقطیع سے یہ بھی ظاہر ہو جائے گا کہ اس بحر میں اوپر دی ہوئی تفاعیل کے علاوہ کچھ افاعیلی [تقطیعی] نقشوں میں چند زحافات کا مختلف ترتیبوں میں اجتماع جائز ہے۔

پس مرگ میرے مزار پر جو دیا کسی نے جلا دیا
پس مرگ مے؛ رمزار پر؛ ج دیا کسی؛ نج لا دیا
مُتَفَاعِلُنْ مُتَفَاعِلُنْ مُتَفَاعِلُنْ مُتَفَاعِلُنْ
اے آہ دامنِ یار نے سر شام ہی سے بجھا دیا
اُس آہِ دا؛ مَ نِیا رَ نے؛ سَ رَ شامِ ہی؛ سِ بَ جا دیا
مُتَفَاعِلُنْ مُتَفَاعِلُنْ مُتَفَاعِلُنْ مُتَفَاعِلُنْ

تو بہار اپنے جمال کی بہت آئینے میں اے یار دیکھ
ثَبَّ ہا رَ اَپ؛ نِج مَال کی؛ بَ ہ تاء نے؛ مِ ایا رَ دیک
مُتَفَاعِلُنْ مُتَفَاعِلُنْ مُتَفَاعِلُنْ مُتَفَاعِلُنْ

مری داستان فراق سُن ، مرا حالِ نھستہ و زار دیکھ
مِرِداسِ تا؛ نِ فِراقِ سُن؛ مِ رِحالِ خَس؛ تِ ہزارِ دیک
مُتَفَا عَلِن مُتَفَا عَلِن مُتَفَا عَلِن مُتَفَا عَلِن

نہیں ہوش والوں پہ کچھ حسد مجھے رشک ہے تو انھوں پہ ہے
نہ ہوش وا؛ ل پہ کجِ سِد؛ مُجِ رَش ک ہے ؛ تِ اُنوپِ ہے
مُتَفَا عَلِن مُتَفَا عَلِن مُتَفَا عَلِن مُتَفَا عَلِن
جنھیں تیرے جلوے کے سامنے مری طرح بے خبری رہی
جِ ن تے رِجَل ؛ و کِ سَامَ نے ؛ مِ رِ طَرَحِ ہے ؛ خِ بَ رِ رہی
مُتَفَا عَلِن مُتَفَا عَلِن مُتَفَا عَلِن مُتَفَا عَلِن

شب وصل دیکھی جو خواب میں تو سحر کو سینہ فگار تھا
شِ بِ وَصَل دے ؛ کِ بِ خَابِ مے ؛ تِ سِ حَرَكِ سِ ؛ نِ فِ گَارِ تَا
مُتَفَا عَلِن مُتَفَا عَلِن مُتَفَا عَلِن مُتَفَا عَلِن
یہی بس خیال تھا دم بدم کہ ابھی تو پاس وہ یار تھا
یِ ہِ سِ خِ یا ؛ لِ تِ دَمِ بِ دَم ؛ کِ اَبِی تِ پَا ؛ سِ کُویَا رِ تَا
مُتَفَا عَلِن مُتَفَا عَلِن مُتَفَا عَلِن مُتَفَا عَلِن

[جرات]

بصد آرزو جو وہ آیا تو یہ حجابِ عشق سے حال تھا
 بے صدا رزو؛ مج و آء تو؛ یحِ حجابِ عیش؛ قسِ حالِ تا
 مُتَفَا عَلَن مُتَفَا عَلَن مُتَفَا عَلَن مُتَفَا عَلَن
 کہ ہزاروں دل میں تھیں حسرتیں اور اٹھانا آنکھ مجال تھا
 کہ زارِ دل؛ مِتِ حَسْرَتے؛ اُرْثَانِ اا؛ کُمُ حَالِ تا
 مُتَفَا عَلَن مُتَفَا عَلَن مُتَفَا عَلَن مُتَفَا عَلَن

[جرات]

یہ جنوں سے شکل ہے اب مری کہوں کس سے حالت بیکیسی
 یحِ نوسِ شک؛ ل و ابِ مری؛ کہ کسِ ح؛ ل ت بے ک سی
 مُتَفَا عَلَن مُتَفَا عَلَن مُتَفَا عَلَن مُتَفَا عَلَن
 نہ کسی سے اپنا لگے ہے جی، نہ کوئی اب آنکھ ملائے ہے
 ن ک سی سِ ا پ؛ ن ل گے و جی؛ ن کئی ا با؛ ک م لاء ہے
 مُتَفَا عَلَن مُتَفَا عَلَن مُتَفَا عَلَن مُتَفَا عَلَن

[جرات]

یہ بھی اک ستم ہے کہ خواب میں مجھے شکل اپنی دکھا گئے
 یبِ اک ستم؛ و ک خابِ مے؛ مُجِ شک ل ا پ؛ ن د کا گئے
 مُتَفَا عَلَن مُتَفَا عَلَن مُتَفَا عَلَن مُتَفَا عَلَن
 کبھی نیند برسوں میں آئی تھی سو اسی بہانے جگا گئے

کبِنی دَبر ؛ سِ مِ اءِ تِ ؛ سِ اِ سِ بَ با ؛ نِ جِ گا گِے
مُتفا عِلن مُتفا عِلن مُتفا عِلن ؛ مُتفا عِلن
[حسرت لکھنوی]

رہ عشق کے کج و پیچ میں جو رفیق تھے سو مجدا ہوئے
رہ عشق کے ؛ کج پے پچ مے ؛ کج زنی ق تے ؛ سِ جِ دا ہائے
مُتفا عِلن مُتفا عِلن مُتفا عِلن مُتفا عِلن
مگر ایک نالہ و آہ کو مرے دم سے ہم سفری رہی
مگر رے کنا ؛ ل و ااہ کو ؛ مِ دَمِ سِ ہم ؛ سِ فِ ری رہی
مُتفا عِلن مُتفا عِلن مُتفا عِلن مُتفا عِلن
[رفیق دہلوی]

نہ ہوئی کبھی مجھ سے خطا نہ ہوا کرو مجھ پر خفا
نہ تھی کبی ؛ کج سے خ طا ؛ نہ واک رو ؛ کج پرخ فا
مُتفا عِلن مُتفا عِلن مُتفا عِلن مُتفا عِلن
نہ دیا کرو تم گالیاں نہ کیا کرو مجھ پر جفا
نہ دیا کرو ؛ تم گالِ یا ؛ نِ کِ یا کِ رو ؛ کج پرخ فا
مُتفا عِلن مُتفا عِلن مُتفا عِلن مُتفا عِلن
[طالب]

اُس خوب رو کو جو دیکھ لے یہ مجال کیا ہے حور کی
 اُس خوب رو؛ کج دے ک لے؛ ی مِ جا ل کا؛ ہے حور کی
 مستفِ عِلْن متفِا عِلْن مستفِ عِلْن
 کہ وہ سیم تن نام خدا تصویر ہے ڈھلی نور کی
 کیوسی مِ تن؛ نامے خُ دا؛ تنس وی رہے؛ ڈلی نور کی
 متفِا عِلْن مستفِ عِلْن متفِا عِلْن
 [لاا علم]

ہے مکان اپنا لا مکاں سو نشان اپنا ہے بے نشاں
 ہم کا ن آپ؛ نالام کا؛ س ن شان آپ؛ ن ہ بے ن شا
 مُتفِا عِلْن مستفِ عِلْن مُتفِا عِلْن
 لبِ ضامن آ کرے کیا بیان کہ خرد بھی واں پہ دھری رہی
 لبِ ضامِ نا؛ ک ر کاب یا؛ کبِ خِ رَدبِ وا؛ پِ دِ رِی رہی
 مُتفِا عِلْن مُتفِا عِلْن مُتفِا عِلْن
 [ضامن]

ترے ہجر سے آئی ہے لب پر جانِ زار
 تیرے ر سے؛ ائی وکب؛ پَر جانِ زار
 متفِا عِلْن مستفِ عِلْن مستفِ عِلْن
 یہ بتا مجھے تو تھا کہاں اے گل عذار

ی ب تا مُ جے ؛ تو تا ک ہا ؛ اے گل ع زار
مُتفا عِلن مُستفا عِلن مُستفا علان

[بیٹاب]

مرے دل نہیں نہ دماغ ہے [ناشاد] مجھے ہوش ہے نہ حواس ہے
مِرِ وِل نَ ہی ؛ نَ وِ ماغ ہے مُرِج ہوش ہے ؛ نَ حِ وِ اس ہے
جو تھے جانے والے چلے گئے ابھی باقی حسرت و یاس ہے
جُتِ جانے وا ؛ لِ بَچ لے گئے اَبِ باقی حَس ؛ رَٹِ یاس ہے
کبھی ایک بھی نہ وفا کیا رے جھوٹے سارے قرار ہیں
کب اے کبی ؛ نَ وِ فا کِ یا تیرِ جھوٹے سا ؛ رِقِ راز ہے
مُتفا عِلن مُتفا عِلن مُتفا عِلن مُتفا عِلن

نہ نسیم باغ و بہار ہوں، نہ فدائے روئے نگار ہوں
نَ نَ سِ مِ با ؛ نَ عِ بَ ہا رُ مَ ؛ نَ فِ دِ اِ رُ ؛ نِ گِ اِ رُ مَ
میں غریب شہر و دیار ہوں، مری دیر و کعبہ میں جا نہیں
مِ غِ رِ بِ شَ ؛ رُ دِ یَا رُ مَ ؛ مِ رِ دَے رُ کِ عِ ؛ بِ مِ جِ اِ نَ ہِ
مُتفا عِلن مُتفا عِلن مُتفا عِلن مُتفا عِلن

[مصحفی]

کبھی اے حقیقت منتظر نظر آ لباسِ مجاز میں
 کب اے حقیقتی؛ ق ت م ن ت ظر؛ ن ظ ر ا ل با؛ س م ج ا ز مے
 کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں مری جبینِ نیاز میں
 کہہ ڈاڑھ سج؛ د ت ڈ پ رہے؛ و م ر ی ج بی؛ ن ا ی ا ز مے
 مَٹَفا عَلَن مَٹَفا عَلَن مَٹَفا عَلَن مَٹَفا عَلَن

[علامہ اقبال]

میں بدن ہوں تو مری روح ہے ترا کیا ٹھکانہ مرے بغیر
 مَب د ن ہ تُو؛ م ر رُو ح ہے؛ ت ر ک ا ٹ کا؛ ن م رے ب غیر
 مَٹَفا عَلَن مَٹَفا عَلَن مَٹَفا عَلَن مَٹَفا عَلَن
 یہ مقام و وقت ہیں بیکراں مری جان مجھ سے جدا نہ ہو
 ی م ق ا م و ق؛ ت ہ بے ک ر ا؛ م ر ج ا ن ج؛ س ج د ا ن ہو
 مَٹَفا عَلَن مَٹَفا عَلَن مَٹَفا عَلَن مَٹَفا عَلَن

[میر نسیم محمود]

جو رُکے تو کوہِ گراں تھے ہم جو چلے تو جاں سے گزر گئے
 ج ر کے ٹ کوہ گ ر ا ت ہ م؛ ج ج لے ٹ جا؛ س گ ر گ نے
 رہ یار ہم نے قدم قدم تجھے یادگار بنا دیا
 ر ہ ی ا ر ہ م؛ ن ق د م ق د م؛ ٹ ج یا د گ ا؛ ر ب ن ا د ی ا
 مَٹَفا عَلَن مَٹَفا عَلَن مَٹَفا عَلَن مَٹَفا عَلَن

[فیض احمد فیض]

ذرا اُن کی شوخی تو دیکھئے لئے زلف خم شدہ ہاتھ میں
 ذرا اُن کی شوخ ٹڈے کئے؛ لہٰذا زلف خم؛ شہادت مے
 مرے پیچھے آ کے دبے دبے مجھے سانپ کہہ کے ڈرا دیا
 مِر پنی بچ ۱۱؛ کدبے دبے؛ مِر ج سا پ کہہ؛ کد ذرا دیا
 مَتَفَا عَلَن مَتَفَا عَلَن مَتَفَا عَلَن مَتَفَا عَلَن

[بہادر شاہ ظفر]

مری جو نماز ادا ہوئی وہ قضا ہوئی [سلیم شاہد] مرا رُخ بھی ہو کبھی قبلہ رو کبھی آئے تو
 مِر جون ما؛ زاداہ کی؛ وق ضاہ کی مِر رُخ ب ہو؛ کب قبل رو؛ کب اء تو
 مَتَفَا عَلَن مَتَفَا عَلَن مَتَفَا عَلَن مَتَفَا عَلَن مَتَفَا عَلَن

نہ مجھے ہی اس کا پتا کوئی [منیر نیازی] نہ اُسے خبر مرے حال کی
 ن مِر جے ہ اُس؛ کپ تا کی ن اُسے خ بر؛ مِر حال کی
 مَتَفَا عَلَن مَتَفَا عَلَن مَتَفَا عَلَن مَتَفَا عَلَن

وہ جو لطف مجھ پہ تھے بیشتر، وہ کرم کہ تھا مرے حال پر
 وُج کُط فُنْج؛ پتے بے شتر؛ وک رم کہ تا؛ مِر حال پر
 مجھے سب ہے یاد ذرا ذرا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
 مِر ج سب ہیا؛ د ذرا ذرا؛ مِر یا دہ؛ کب یاد ہو
 مَتَفَا عَلَن مَتَفَا عَلَن مَتَفَا عَلَن مَتَفَا عَلَن

[مومن خاں مومن]

نہ کسی کی آنکھ کا نور ہوں، نہ کسی کے دل کا قرار ہوں
نَ کِی سِی کِی ا؛ کِ کِ نورِ تُو؛ نَ کِی سِی کِی دِل؛ کِ قِ رَا رِ تُو
جو کسی کے کام نہ آسکے، میں وہ ایک مشت غبار ہوں
مُجِ کِی سِی کِی کَا؛ مَ نَ ا سِ کِے؛ مَ وَاے کِ مُش؛ تِ عِ بَا رِ تُو
مُتَفَا عِلْنِ مُتَفَا عِلْنِ مُتَفَا عِلْنِ مُتَفَا عِلْنِ

[بہادر شاہ ظفر]

کوئی کیوں کسی کا بھائے دل، کوئی کیا کسی سے لگائے دل
کِے کِو کِی سِی؛ کِ کِ بَا دِل؛ کِے کِ کِی سِی؛ سِ لِ گَا دِل
وہ جو بیچتے تھے دوائے دل، وہ دکان اپنی بڑھا گئے
وُجِ بے بَچِ تے؛ تِ دِوَا دِل؛ وُ دُ کَانَ ا پِ؛ نِ بَ تِ رَا گِے
مُتَفَا عِلْنِ مُتَفَا عِلْنِ مُتَفَا عِلْنِ مُتَفَا عِلْنِ

[بہادر شاہ ظفر]

مری زندگی پہ نہ مسکرا، مجھے زندگی کا الم نہیں
مِ رِ زِ نِ دِ گِی؛ پِ نِ مَسِ کِ رَا؛ مُجِ زِ نِ دِ گِی؛ کِ ا لْمِ نِ ہِی
جسے تیرے غم سے ہو واسطاً، وہ خزاں بہار سے کم نہیں
بِ جِ سِ تِے رِ غَمِ؛ سِ ہِ وَا سِ طَا؛ وُ خِ زَا بِ ہَا؛ رِ سِ گِ مِ نِ ہِی
مُتَفَا عِلْنِ مُتَفَا عِلْنِ مُتَفَا عِلْنِ مُتَفَا عِلْنِ

[شکیل بدایونی]

شب انتظار کی کشمکش میں نہ پوچھ کیسے سحر ہوئی
شبانِ تنہا؛ زکِ کشمکش؛ من پوچھ کے؛ سحر ہوئی
کبھی اک چراغ جلا دیا، کبھی اک چراغ بجھا دیا
کبھی اک چراغ؛ غم لا دیا؛ کبھی اک چراغ؛ غم جا دیا
مُتَفَا عِلْنُ مُتَفَا عِلْنُ مُتَفَا عِلْنُ مُتَفَا عِلْنُ

[مجروح سلطانپوری]

ترے رنگ و بو کو فروغ دے غم عشق کی یہ فردگی
تیرے رنگ و بو؛ کفِ روغ دے؛ غمِ عشق کی؛ یہ فردگی
نہ اثر کرے تو ہے آہِ دل، کچھ اثر کرے تو دعا بھی ہے
نہ اثر کرے؛ تہِ اہل دل؛ کچھ اثر کرے؛ تہِ اہل دل ہے
مُتَفَا عِلْنُ مُتَفَا عِلْنُ مُتَفَا عِلْنُ مُتَفَا عِلْنُ

[فراق گورکھپوری]

نہ خزاں میں ہے کوئی تیرگی، نہ بہار میں کوئی روشنی
نہ خزاں ہے؛ کئی تیرگی؛ نہ بہار ہے؛ کئی روشنی
یہ نظرِ نظر کے چراغ ہیں کبھی بجھ گئے، کبھی جل گئے
یہ نظرِ نظر؛ کچھ تراغ ہے؛ کبھی جل گئے؛ کبھی بجھ گئے
مُتَفَا عِلْنُ مُتَفَا عِلْنُ مُتَفَا عِلْنُ مُتَفَا عِلْنُ

[شاعر لکھنوی]

مرا خوش خرام بلا کا تیز خرام تھا
مرا خُش خرام؛ مَب لاکتے؛ زرخِ رامِ تا
مری زندگی سے چلا گیا تو خبر ہوئی
مِر زینِ دگی؛ سِج لاگیا؛ مَسخِ برہئی
مُتفا عَلَن مُتفا عَلَن مُتفا عَلَن

جو غمِ حبیب سے دُور تھے وہ خود اپنی آگ میں جل گئے
مِجِ مَعِ حِبی؛ بَسِ دُور تے؛ مِوُخِ دِپنی ۱۱؛ گِ مِجِ ل گئے
جو غمِ حبیب کو پا گئے، وہ غموں سے ہنس کے نکل گئے
مِجِ مَعِ حِبی؛ بَسِ کِ پا گئے؛ مِوُغِ مِوسِ ہَس؛ کِ نِ گل گئے
مُتفا عَلَن مُتفا عَلَن مُتفا عَلَن مُتفا عَلَن

[شاعر لکھنوی]

تجھے کیا بتاؤں میں ساقیا مری بے خودی کا جو راز ہے
مِجِ کابِ تا؛ مِوِ مِ ساقِ یا؛ مِ رِ بے حِ دِی؛ کِ مِجِ رازِ ہے
میں قاتلِ نشہءِ حسن ہوں مجھے اکِ حسین سے نیاز ہے
مِ قِ تِ لِ نِش؛ شِءِ حُسنِ نِ ہو؛ مِجِ اِ کِ حِ سی؛ سِ نِ یا زِ ہے
مُتفا عَلَن مُتفا عَلَن مُتفا عَلَن مُتفا عَلَن

[سرور عالم راز سرور]

کامل۔ ۵: اختتامیہ

آخر میں ان سب احباب کا دلی شکر گزار ہوں جن کی ان مضامین میں دلچسپی میری ہمت افزائی کا باعث ہے۔ علم عروض کافی حد تک ایک خشک اور پیچیدہ علم ہے اور شاعروں کو اس کی جزویات سے دلچسپی ہمیشہ ہی کم رہی ہے۔ آج کے مشینی دور میں جب کہ زندگی اور اس کے تمام عوامل کی رفتار انتہائی صبر آزما اور تیز ہو گئی ہے اس علم میں لوگوں کی دلچسپی اور بھی کم ہو گئی ہے۔ یہ سلسلہ بہ ہر کیف چلتا رہے گا تا وقتیکہ اپنے اختتام کو پہنچ جائے۔ اس کے بعد اس پر نظر ثانی کی جائے گی اور احباب کے سوالات و حواشی کی روشنی میں مناسب ترمیم و ترمیم کے بعد اس کو کتابی شکل دی جائے گی۔ انشاء اللہ۔
